حضورِ مخدوم المشائخ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف سجادہ نشین سرکارِ کلاں رحمۃ اللہ علیہ
کے چند مکتوبات کا مجموعہ

مکتوباتِ سرکارِ کلاں

مرتّب

مولانا ضیاء الحق اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرف
و خلیفہ حضور مخدوم المشائخ سرکارِ کلاں

جمعیۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ
جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور مخدوم المشائخ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف سجادہ نشیں
سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکتوبات کا مجموعہ

مکتوبات سرکار کلاں

حضرت مولانا رضاء الحق اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرف

ناشر

جمعیۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ جامع اشرف
خانقاہ اشرفیہ حسینہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر یوپی۔

نام کتاب مکتوبات سرکار کلاں
نام مرتب حضرت مولانا رضاء الحق اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرف
اشاعت ۹ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ
مطبع سمناں پریس لکھنؤ
ناشر جمعیۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ جامع اشرف
قیمت ۳۲ روپیے

ملنے کے پتے

- مکتبہ فیضان اشرفی خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر (یو،پی)
- جمعیۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر (یو،پی)

نوٹ:- سہ ماہی غوث العالم کے تمام نمائندوں سے بھی حاصل کرسکتے ہیں

مخدوم المشائخ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب: سید محمد مختار اشرف ابن عالمِ ربّانی مولانا سید احمد اشرف ابن محبوبِ ربّانی سید شاہ علی حسین اشرفی میاں ابن سید شاہ سعادت علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید شاہ تراب علی ابن سید شاہ محمد نواز ابن سید شاہ محمد غوث ابن سید شاہ جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمٰن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابوالفتح ابن سید شاہ محمد ابن سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر و سجادہ نشین آستانۂ اشرفیہ ابن سید شاہ عبدالرزاق نور العین (سجادہ نشین و فرزندِ روحانی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ) ابن سید عبدالغفور حسن جیلانی ابن سید ابوالعباس احمد جیلانی الحموی ابن سید بدر الدین حسن الحموی ابن سید علاء الدین الحموی ابن سید شمس الدین محمد جیلانی الحموی ابن سید سیف الدین یحییٰ جیلانی الحموی ابن سید ظہیر الدین احمد جیلانی ابن حضرت سید ابوالنصر محمد جیلانی ابن سید عماد الدین ابوصالح نصر جیلانی ابن قاضی القضاۃ حضرت سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق ابن غوث الثقلین سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی ابن سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست ابن حضرت سید ابوعبداللہ الجیلی ابن حضرت سید یحییٰ زاہد ابن حضرت سید محمد ابن حضرت سید داؤد ابن حضرت سید موسیٰ ابن حضرت سید عبداللہ ابن

ابن حضرت سید موسیٰ الجون سبز رنگ ابن حضرت سید عبد اللہ ابن حضرت سید حسن مثنیٰ ابن حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا علی مرتضیٰ زوج حضرت فاطمۃ الزہراء بنت حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و عترتہٖ اجمعین [1]

ولادت ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۴ء مقام کچھوچھہ مقدسہ میں آپ کی ولادت ہوئی ــــــ مادۂ تاریخ "محمد مختار" سے سن ہجری نکلتا ہے اور "محمد مختار اشرف" سے سن عیسوی نکلتا ہے ــــ جب آپ کی ولادت ہوئی تو خاندانی دستور کے مطابق ولادت کے چھٹے دن آپ کے جدِ امجد محبوبِ ربانی سید شاہ علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ہاتھ میں قلم دیا اور اپنا عمامہ آپ کے سر پر رکھ کر فرمایا۔ "میرا پوتا ولی ہوگا"۔ چونکہ آپ کے والد ماجد عالمِ ربانی مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی تین صاحبزادیوں کے بعد ایک صاحبزادے کی ولادت ہوئی تھی لیکن وہ انتقال کر گئے تھے پھر ۲۳ سال کے بعد حضرت مخدوم المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی تھی۔ اس لئے گھر میں آپ کی ولادت کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ فرزندِ ارجمند کی ولادت کی خوشی میں حضرت عالم ربانی نے اپنی ہمشیرہ والدۂ محدث اعظم ہند کو

---

[1] صحائف اشرفی مصنفہ اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں

ان کے گھر کا خوبصورت گیٹ تعمیر کروا کر دیا۔ جس پہ اس کی تاریخ تعمیر اس وقت بھی کندہ ہے [1]

والد ماجد سلطان المناظرین، سید المتکلمین، عارف حقانی، عالم ربانی حضرت علامہ سید احمد اشرف کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے جید عالم دین، بے مثال خطیب اور عظیم مناظر تھے۔ بارگاہ رسول میں آپکی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت آپ استاذ العلماء مفتی لطف اللہ علی گڑھی کی خدمت میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تو ایک روز خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست اقدس سے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ لہذا آپ نے بعد میں حضرت مفتی لطف اللہ علی گڑھی کے حکم کے مطابق کسی کے ہاتھ سے دستار بندی نہیں کروائی۔ آپ کے علمی جاہ و جلال کا یہ حال تھا کہ بدمذہبوں کو آپ کے مقابلے میں آنیکی جراءت نہ ہوئی تھی۔ آپ کی علمی وجاہت اور قوت استدلال اور تبحر کا اندازہ کرنا ہو تو مناظرہ کچھوچھہ کی روداد اور "اثبات الفاتحہ" اور "خیر الکلام فی اثبات القیام" کا مطالعہ کیجیے۔ آپ کے عالمانہ و عارفانہ خطاب سننے کا فاضل بریلوی جیسے متبحر عالم دین کو اشتیاق ہوتا۔

---

[1] حیات مخدوم الاولیاء

اور ہر سال فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر بریلی مدعو ہوا کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر مفسر قرآن حضرت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی نے اپنے رنج وغم کا اظہار ان الفاظ میں کیا تھا۔" حضرت قدوۃ الاسلام، شوکت دین، سلالۂ خاندانِ نبوت، نقادۂ دودمان غوثیت، عالم عدیم العدیم، خطیبِ فقید المثیل، جامعِ کمالات صوری ومعنوی، مجمع بحرینِ ظاہری وباطنی، پیشوائے ملت، ہادی امت، حامی دین، ناصر شرع متین حضرت سراپا برکت مولانا الحاج المولوی شاہ احمد اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی قدس سرہ نے ۱۹ روز کی علالت کے بعد ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ کو بعدِ مغرب اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت ممدوح کے اوصاف وکمالات کا بیان ایک دفتر چاہتا ہے۔ دنیا ان کی خوبیوں سے واقف ہے۔ ہندوستان کی آنکھوں نے ایسا خوش بیان وخوش زبان نہیں دیکھا۔ جس کا کلمہ کلمہ تسخیرِ قلب کرتا تھا۔ ان کے فیضانِ صحبت اور برکاتِ توجہ قلوب کو بدل دیتے تھے۔ ایک عالم کو خدا پرست، ذاکر وشاغل، پابند شرع بنادیا۔ جہاں ان کے ظاہری وباطنی فیض سے فیضیاب ہوئے[1]۔"

طریقت میں آپکے مقام کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ

---

[1] حیات مخدوم الاولیاء بحوالہ ماہنامہ سوادِ اعظم

محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمۃ اور عارف حق آگاہ پیر مصطفیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ جیسے وقت کے ولیِ کامل آپ کے مرید تھے۔ محدثِ اعظم ہند اپنے پیر و مرشد کی یاد میں یوں گنگناتے ہیں۔

محویت چھا گئی جب حسنِ بیاں یاد آیا
دل تڑپ اٹھا وہ اندازِ بیاں یاد آیا
جھومتی پھرتی ہے وہ دنیائے تصورِ سید
جب کبھی موعظۂ پیرِ مغاں یاد آیا

والدہ ماجدہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت امام العرفاء سید شاہ اشرف حسین (پیر و مرشد محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) کی صاحبزادی وقت کی رابعہ بصری تھیں۔ اہل خاندان میں ان کے تقویٰ و طہارت اور عبادت گزاری و شب بیداری اور ذکر و تلاوتِ قرآن کا چرچا تھا۔ نام سیدہ زاہدہ تھا۔ زہد و تقویٰ میں گویا اسم بامسمّیٰ تھیں۔ وفات ۱۳۸۲ھ میں ہوئی۔ مادہ تاریخ غفر اللہ لہا ۱۳۸۲ھ

تعلیم حضرت مخدوم المشائخ کی ابتدائی تعلیم جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں ہوئی۔ آپ نے خود بیان فرمایا ہے کہ گھر پہ حضرت مولانا عماد الدین صاحب سنبھلی سے میزان سے شرح وقایہ تک پڑھا اور مفتی عبد الرشید خاں فتحپوری اشرفی سے فنون کا درس لیا۔

اس کے بعد جامعہ نعیمیہ میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین اشرفی مرادآبادی سے دورۂ حدیث کیا۔[1]

تکمیل علوم اسلامیہ اور علمی خدمات

۱۳۵۴ھ میں علوم اسلامیہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور ۱۳۵۵ھ سے آپ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں علمی خدمات انجام دینے میں مصروف ہو گئے۔ جامعہ اشرفیہ میں آپ فتویٰ نویسی کا کام انجام دینے لگے۔ خانقاہی ذمہ داریوں کی وجہ سے اس کام میں تسلسل تو نہ رہ سکا لیکن آپ کی فتویٰ نویسی کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح سنہ ۱۳۸۱ھ تک جاری رہا۔ اس وقت جامعہ اشرفیہ کے دار الافتاء میں علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علامہ سید آل حسن اشرفی، مفتی سید معین الدین اشرف کچھوچھوی جیسے وقت کے مشہور مفتیان کرام فتویٰ نویسی کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ کے بعض فتاویٰ میں حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ اور بعض میں حضرت محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیقات بھی شامل ہیں۔[2] آپ کے فتاویٰ کے مطالعہ سے آپ کے وسعت مطالعہ اور فقہ حنفی کی کتابوں پر دقت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔

روحانی مقام ۱۳۵۵ھ میں آپ کے جد امجد محبوب ربانی،

---

[1] حیات مخدوم الاولیاء [2] فتاویٰ سرکار کلاں قلمی

اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنا ولی عہد و جانشین بنایا۔ اور مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی امانتوں کے امین کی حیثیت سے منصبِ سجادگی پر فائز فرمایا۔ اور آپ کی جانشینی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"فقیر نے اپنے فرزند کے فرزند اپنے پوتے اور دلبند سید محمد مختار اشرف عرف محمد میاں سلمہ ربہ کو اپنا مرید کر کے اپنا ولیعہد بنایا۔ اور سب حاضرین نے بکمال احترام ان سے مصافحہ کیا۔ اور ان کے علم و عمل اور عمر و اقبال کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب ان کی دستار بندی ہو چکی ہے اور تمام علوم معقول و منقول، تفسیر و حدیث و فقہ و معانی و تصوف کو بکمال جانفشانی جامعہ اشرفیہ جو اس فقیر کا بنایا ہوا دارالعلوم ہے سے حاصل کیا اور فقیر نے اپنی آرزو کے موافق ان کو دیکھ لیا اور اپنا سچا ولی عہد پایا۔ اب اشارۂ غیبی سے اس فرمان و اعلان کے ذریعہ سب کو آگاہ کرتا ہوں کہ نورِ نظرم دعصائے پیرم مولانا سید شاہ محمد مختار اشرفی جیلانی زاد اللہ علمہ و عرفانہ میرے بعد سجادہ نشین جادۂ اشرف السمنانی خاندانِ حسنی سرکار کلاں کے ہیں جو مثل میرے تمام مراسم عرس شریف

۲۶ محرم نمازِ مغرب سے ۲۹ محرم تک ادا کرتے رہیں گے۔[۱]

آپ کے جدِ امجد محبوبِ ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے آپ کیلئے دعاء فرمائی تھی۔ " اللہ تعالیٰ میرے فرزند و جانشین کو عارفِ کامل ولیِ صاحب دل بنائے "۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی دعاء قبول ہوئی اور آپ وقت کے عارفِ کامل اور پیر روشن ضمیر ہوئے۔ اور آپ کے فیضان سے ایک جہاں سیراب ہوا۔

آپ کے روحانی فیوض و برکات اور روشن ضمیری کے واقعات جو معلوم کرنا چاہتا ہے وہ فقیر راقم الحروف کی کتاب " سرکارِ کلاں بحیثیتِ مرشدِ کامل " کا مطالعہ کرے۔

خلفاء

آپ کے خلفاء میں وقت کے بڑے بڑے علماء، فضلاء اور مشائخ ملت ہیں۔ چند ممتاز خلفاء کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ شیخ اعظم حضرت مولانا الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف سجادہ نشین سرکارِ کلاں

۲۔ عمدۃ المحققین حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جانشینِ محدث اعظم ہند

۳۔ حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ صاحب اشرفی نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت سید شاہ محمد طفیل اشرف رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت سید حسن مثنیٰ انور صاحب۔

---

[۱] فرمان نامہ برائے سجادہ نشینی سرکار کلاں ۱۳۵۵ھ بحوالہ آئینۂ اشرفی

۶۔ حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں صاحب

۷۔ حضرت مولانا سید محمد جیلانی میاں صاحب

۸۔ حضرت مولانا سید محمد کمیل اشرف صاحب

۹۔ حضرت ڈاکٹر سید مظاہر اشرف صاحب پاکستان

۱۰۔ حضرت مولانا سید محمد اشتیاق عالم شہبازی بھاگلپور

۱۱۔ حضرت مولانا سلیمان اشرفی بھاگلپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی اشرفی پاکستان

۱۳۔ حضرت مفتی طریق اللہ اشرفی نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت مفتی ایوب رضوی اشرفی

۱۶۔ حضرت مفتی اشفاق حسین جودھپور راجستھان

۱۷۔ حضرت مفتی طیب خاں اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت مفتی عبد الجلیل صاحب اشرفی

۱۹۔ حضرت مفتی زین الدین صاحب اشرفی

۲۰۔ حضرت مولانا شاہدین صاحب اشرفی پاکستان

۲۱۔ حضرت مولانا شاہد رضا اشرفی انگلینڈ

۲۲۔ حضرت مولانا قمر الزماں صاحب اعظمی انگلینڈ

۲۳ء حضرت مولانا قمر الدین اشرفی صاحب مورشش

۲۴ء حضرت مولانا عبدالستار اشرفی صاحب مدینہ منورہ

وفات ۹ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات ۱ بجے دن لکھنؤ میں آپ کی وفات ہوئی۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے اپنی خانقاہ میں چلہ کش ہوئے اور درمیانِ چلہ یہ ارشاد فرمایا کہ مخدوم صاحب نے اپنی حیات ہی میں قبر شریف کھود وائی تھی۔ اور اس کے اندر جاکر رسالہ قبریہ اور بشارت المریدین تحریر فرمایا تھا۔ میں اپنی قبر کی زمین کے اوپر بیٹھ کر تلاوت کر رہا ہوں۔ پھر اشاروں میں یہ بات بھی فرمادی کہ اگر دور حاضر کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا لیکن آج تو لوگ اس کا مذاق بنالیں گے۔ ــــ ۲۲ نومبر کو نماز جنازہ ہوئی۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند اکبر و جانشین حضرت مولانا الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف مدظلہ العالی نے پڑھائی ــــ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کے پاس دفن ہوئے ــــ اللہ آپ کی قبر پر رحمتوں کی بارش برسائے ــــ آمین۔

مخدوم المشائخ
اپنے مکتوبات کے آئینے میں

کسی بھی شخصیت کی عظمت کو سمجھنے میں اس کے تحریر کردہ مکتوبات بھی بڑے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے شخصیت کے مختلف گوشوں پر روشنی پڑتی ہے اور اس کا صحیح خدوخال نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے۔ خصوصًا صوفیائے کرام کے مکتوبات کے مطالعے سے روح میں بالیدگی اور ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بہت سی دینی، اخلاقی اور معاشرتی تعلیمات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں صوفیائے کرام کے مکتوبات کو جمع کرنے اور ان کو عام کرنے کا دستور رہا ہے۔

مخدوم المشائخ مولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف "سرکار کلاں" رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۱۷ھ) انہیں صوفیائے کرام میں سے تھے ــــ آپ کو غوث اعظم جیلانی سے نسبی اور غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی سے روحانی تعلق تھا ــــ مذہبًا حنفی اور مشربًا چشتی تھے۔ لیکن آپکو اپنے جد کریم محبوب ربانی سید شاہ علی حسین

"اشرفی میاں"، سے سلسلۂ قادریہ، قادریہ منوریہ سلاسل کی بھی اجازت وخلافت حاصل تھی ـــــ اپنے جدامجد کے وصال کے بعد آستانہ مخدوم اشرف سمنانی کے سجادہ نشین ہوئے اور اپنی دینی وروحانی خدمات سے لاکھوں انسانوں کو مستفیض کر کے ۹ رجب ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات ۸۴ سال کی عمر میں حق تعالیٰ سے جا ملے ـــــ رحمۃ اللہ علیہ۔

اس مختصر تحریر میں آپ کے کچھ مکتوبات کی روشنی میں آپ کی حیات کی چند جھلکیاں پیش کر رہا ہوں۔

فرائض وعبادات کی ادائیگی کا اہتمام فرائض وعبادات کی ادائیگی آپ کے نزدیک ہر چیز پر مقدم تھی۔ اس میں کسی قسم کی سستی وکوتاہی تو جیسے آپ کے قریب سے بھی نہیں گذری تھی۔ آپ کتنی ہی کمزوری اور نقاہت کے عالم میں ہوتے اپنے مولیٰ کی بارگاہ میں اظہار بندگی کے تصور سے گویا آپ کے جسم میں پوری توانائی لوٹ آتی تھی اور اپنے مولیٰ کی بارگاہ میں سراپا عجز ونیاز بن کر کھڑے ہو جاتے جیسے کوئی نقاہت ہی نہ ہو۔ کچھ جسمانی تکلیف ہی نہ ہو ـــــ

ایسا مریض یا ناتواں بزرگ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کو شریعت رخصت دیتی ہے کہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک

مسکین کو کھانا کھلائے تو فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔ اس حالت میں بھی مخدوم المشائخ کا ایک روزہ بھی قضا نہیں ہوا اور رخصت کو چھوڑ کر عزیمت و تقویٰ پر عمل کرتے رہے ـــــ اس کے شواہد تو بہت ہیں لیکن اس کی ایک جھلک آپ کے اس مکتوب میں دیکھئے جو آپ نے اپنی کمزوری کے زمانے میں اپنے ایک چہیتے مرید جناب محمد حنیف اشرفی شہزادپور اکبرپور کو لکھا تھا

۷۸۶

اعز ارشد سلمکم المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

خدا کا شکر ہے کہ باوجود کمزوری کے روزے ادا ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عید مبارک کے دوسرے دن صبح بذریعہ کار لکھنؤ پھر وہاں سے اجمیر شریف کی حاضری کا ارادہ ہے .. .. اس ماہ مبارک کے مخصوص اوقات میں سب کیلئے دعاء گو ہوں۔ عزیزانِ سلسلۂ اشرفیہ سے سلام مسنون کہئے۔ والسلام

۱۴؍ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

۱۱؍ اپریل ۱۹۹۰ء یوم چہار شنبہ کچھوچھہ شریف فیض آباد

جس زمانے میں گھٹنوں میں شدید تکلیف تھی۔ نماز کی ادائیگی میں تکلیف ہوتی تھی۔ پھر بھی کھڑے ہو کر ہی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں فقیر کا بھی بارہا کا مشاہدہ ہے ایک مرتبہ اپنے خادم

محمد افضل سے فرمایا کہ مجھے مصلے پر کھڑا کر دو۔ اس وقت بغیر سہارے کے کھڑے ہونے کی بھی سکت نہ تھی۔ خادم افضل نے کہا حضرت: بیٹھ کر ہی پڑھ لیجئے ــــ فرمایا ــــ مجھے مسئلہ نہ بتاؤ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ خادم نے مصلے پہ آپ کو کھڑا کر دیا پھر آپ نے پوری نماز پورے انہماک اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا فرمائی جیسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

اپنے ایک چہیتے مرید جنھیں حضرت نے ہر خط میں "صوفی صاحب" سے مخاطب فرمایا ہے۔ وہ ہیں صوفی عبدالغفور گیباوی۔ ان کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں

۸۶

اعزارشد سلمکم المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

سعادت نامہ ۱۶ فروری کو ملا۔ آج ۱۷ فروری کو انشاء المولیٰ تعالیٰ کلکتہ روانہ ہو جاؤں گا۔ اپنا علاج ضروری ہے۔ گھٹنہ کے درد کی وجہ سے تمام پروگرام ملتوی ہیں۔ اب طبیعت قابل سفر نہیں ہے۔ اب صحت پر پروگرام موقوف ہے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ صحت کے بعد پروگرام ہو سکے گا۔ نماز پڑھنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے .. .. ..

عزیزان سلسلہ سے سلام مسنون کہیئے۔ والسلام

سید مختار اشرف سجادہ نشین

۱۷ فروری سنہ ۱۹۹۱ء

مریدین کیلئے مخصوص اوقات میں دُعاء مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو اپنے مریدین کے حال سے غافل نہیں ہوتا ہر مشکل گھڑی میں ان کی دستگیری کرتا ہے اور اپنی مخصوص دعاؤں میں انھیں فراموش نہیں کرتا۔

مخدوم المشائخ ہمیشہ اپنے مریدین کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھا کرتے تھے۔

صوفی عبد الغفور صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

اعزارشد سلمکم المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

تمہارا خط ملا۔ جس میں کئی پرچے تھے۔ اس وقت ماہ مبارک کے معمولات کی وجہ سے فرصت نہیں ہے۔ عید مبارک کے بعد مختلف مقامات کے پروگرام ہیں۔ کئی ماہ کے بعد گھر واپسی ہوگی۔ اس وقت سب کے حق میں دعائیں کردی گئیں اور یہی کافی ہے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ آج شب قدر کے مقدس لمحات میں دعائیں کی جائیں گی۔ عزیزانِ سلسلہ سے سلام مسنون کہیے۔ والسلام

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

۲۵ مئی ۱۹۸۷ء

مریدین کی تکلیف سے آپ کی بے چینی مریدین کی پریشانی و تکلیف سن کر خود بے چین ہو جاتے۔ ان کے لئے دعاء فرماتے۔

پھر انہیں مصیبتوں پر صبر و شکر کی تلقین کرتے۔ ان کی دلجوئی فرماتے۔ ان کے زخم پر مرہم رکھتے اور جب حضرت کی طرف سے تسلی کے چند کلمات ان کے پاس پہنچ جاتے تو ان کا سارا غم غلط ہو جاتا اور چہروں پر خوشیاں کھیلنے لگتیں۔

صوفی صاحب کو خط میں لکھتے ہیں۔

۷۸۶

محبی و مخلصی　　　سلام مسنون و دعائے درویشانہ

روانہ کردہ کارڈ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ عبدالولی کی علالت سے طبیعت کو فکر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسے بوسیلہ حضرت غوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ و لصدقہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی صحت کلی عطا فرمائے (آمین) آپ مطمئن رہیں۔ میں عبدالولی کے لئے برابر دعاء گو ہوں۔ یہ آپ کے لئے امتحان و آزمائش کا وقت ہے۔ جسے صبر و شکر سے برداشت کر لو۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ آپ کی ساری مشکلات دور ہو جائیں گی۔ میری طرف سے جمیع پرسانِ حال کو سلام و دعاء۔ بچوں کو دعاء کہنا۔ بقیہ سب خیریت ہے۔ میں ایک ہفتہ کے بعد پاکستان جا رہا ہوں۔ فقط

۲۲ اپریل ۶۱ء

دعاء گو
سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

جب کوئی مرید آپ کی جدائی سے تڑپ کر اپنے دلی جذبات سے بھرا ہوا خط آپ کی خدمت میں بھیجتا تو آپ اس کے جذبات کی کتنی قدر فرماتے اور اس کی کیسی دلجوئی فرماتے ذرا صوفیؒ صاحب کو لکھے گئے اس خط سے اندازہ لگائیے۔

۷۸۶
۹۲

اعزارشد سلمہ المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

محبت نامہ ملا۔ حالات مندرجہ سے آگاہ ہوا ظاہری فاصلہ حد فاصل نہیں بن سکتا۔ دل میں جگہ ہو تو ہمہ وقت قرب و حضوری حاصل ہے۔ گولیاں و تختی مع ترکیب استعمال روانہ کر چکا ہوں۔ امید ہے اشیاء مرسلہ مل گئی ہوں گی۔ اس کے استعمال سے انشاء اللہ العزیز خاطر خواہ نفع حاصل ہوگا۔ آپ اطمینان رکھیں۔ سب لوگوں کو حسب مراتب سلام و دعاء کہیئے۔ فقط

دعاء گو
سید محمد مختار اشرف (بقلم خود)
سجادہ نشین کچھوچھہ شریف

۱۱ صفر ۱۳۷۵ھ چہار شنبہ

عملِ قوت حافظہ

صوفی عبد الغفور صاحب کو قوتِ حافظہ کا عمل بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

اعزارشد سلمکم المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

سعادت نامہ ملا۔ قوت حافظہ کیلئے عمل ذیل مفید ہے :- روزانہ فرضِ عشاء اور سنت کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے یعنی سنت و وتر کے درمیان اول، آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد یَاشَیْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ کامیابی یقینی ہے ــــ تمام عزیزان سلسلہ و پرسان حال کو سلام مسنون کہئے۔

(نوٹ) ۲۰ / اپریل کو بمبئی روانہ ہو جاؤں گا۔ والسلام

۱۸ / اپریل ۱۹۷۳ء سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

کچھوچھہ شریف فیض آباد

عمل دفع بواسیر صوفی صاحب کو ایک خط میں دفع بواسیر کا عمل بتاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مورخہ ۱۸ / مئی ۱۹۵۹ء محبی و مخلصی زید حُبّہٗ،

دعائے درویشانہ و سلام مشتاقانہ کے بعد مدعا نگار ہوں کہ آپ کا ۳ / ذی قعدہ کا تحریر کردہ خط ملا۔ خیریت و صحتوری مزاج سے مطلع ہو کر دل شاد ہوا ــ میں بیلی بھیت وغیرہ کا سفر کرتے ہوئے نہایت آرام سے مکان پر پہنچ گیا۔ اور بفضل خدا اچھا ہوں اور سب خیریت ہے۔ بالکل اطمینان رکھو۔ میرا قیام مکان ہی پر تا عرس شریف رہے گا۔ بعد عرس شریف البتہ سفر کرنے کا پروگرام طیار کیا جائے گا۔ بواسیر کیلئے آسان

ترکیب یہ ہے کہ: اتوار یا منگل کے دن جس ببول کے درخت پر پیپل کا درخت اگا ہو اس کو مع جڑ اور تنہ کے لاکر مریض کی کمر میں ایک ٹکڑا باندھ دیا جائے اس سے بواسیر کو آرام بھی ہوگا اور کچھ دنوں میں شکایت رفع بھی ہو جائے گی اگر یہ ناممکن ہو تو مریض ہمیشہ فجر کی نماز سنت میں سورہ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۂ فیل (الم ترکیف فعل) پڑھ کر بعد سلام ستر مرتبہ استغفر اللہ من کل ذنب سبحان اللہ بحمد ربی پڑھے اور اگر ہو سکے تو سورۂ قاف کی تلاوت بھی کرے تب نماز فجر پڑھے۔ اس کی مداومت پر بواسیر کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ سولہ عدد شجرہ بھی بذریعۂ ڈاک جلد ہی روانہ کروں گا۔ جملہ پرسان حال کو دعا و سلام۔ فقط

دعاگو

فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

اپنے مرید کی تکلیف سن کر آپ کے اندر کیسی بے چینی پیدا ہوتی تھی۔ اس کی ایک جھلک صوفی صاحب کو لکھے گئے اس خط سے اندازہ لگائیے۔

۷۸۶/۹۲

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۶ء

محبی و مخلصی زید حبہٗ

بعد دعا کے درویشانہ کے مدعا نگار ہوں کہ تمہارا محبت نامہ ملا۔

حالات مندرجہ سے مطلع ہوا۔ تمہارے سر میں چوٹ لگنے کا حال معلوم ہو کر سخت افسوس ہوا۔ خداوند کریم تمہیں اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے اور تمہاری مدد فرمائے۔ اور تمہارا دشمن کیفر کردار کو پہنچے۔ اور تمہارا مال تم کو واپس ملے۔ دربار سلطانی میں یہی دعاء کروں گا۔ جملہ محبین و معتقدین کو فقیر کی طرف سے سلام عرض کرنا۔ فقط دعاگو

فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

ایک بار کچھ مریدین نے عرس شریف کے لنگر کیلئے حضرت کی خدمت میں کچھ تحریک چلانے کی پیش کش کی تھی تو اس کا جو جواب صوفی صاحب کے توسط سے بذریعۂ خط آپ نے دیا تھا اس سے آپ کے کمال صبر و تحمل و خودداری کا پتہ چلتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اپنے نادار معتقدین و مریدین کا آپ کو کس قدر خیال تھا۔ خط کے الفاظ یہ ہیں۔

از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف ۹۲/۸۶
مورخہ ۳ / اپریل ۱۹۶۷ء

عزیزان سلسلۂ اشرفیہ۔ زید حبکم ـ سلام مسنون

اس دور نازک میں جبکہ ہر چھوٹا بڑا پریشان حال نظر آرہا ہے تو پھر ایسے ہوش ربا گرانی میں تحریک کی کیا گنجائش ہے۔ اب تو صرف عقیدت و محبت پر سارا کام موقوف ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ

عقیدت مندوں کا امتحان ہے۔ ایسے دور میں والہانہ جذبات سے دنیا کو دکھادیں کہ عرس شریف کا لنگر خانہ حسب دستور جاری ہے۔ اور مخدوم پاک کے دامن کا سہارا کافی ہے سب کو دعا و سلام۔ فقط والسلام

دعا گو۔ فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

اپنے معتقدین و مریدین سے ملاقات کے شوق کا اظہار کرتے ہوئے ایک جوابی خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف

مورخہ۔ ۲۱ جنوری ۱۹۵۸ء ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

محبی و مخلصی زید حبکم ——— وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا ۹ جنوری کا تحریر کردہ محبت نامہ موصول ہوا۔ خیریت مزاج معلوم ہو کر دل مسرور ہوا۔ میرا ارادہ ہے کہ میں بریلی، مراد آباد، بدایوں وغیرہ کے سفر کا قصد کروں تاکہ اسی سلسلے میں آپ کے یہاں کھجوری بھی آجاؤں۔ جمادی الثانی میں اب چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ماہ رجب ہی میں سفر مناسب ہوگا اس وقت سردی میں بھی کمی آجائے گی مجھے خود بھی اشتیاق ہے کہ آپ تمام حضرات کو آکر خود دیکھوں۔ اب تک شدید عدیم الفرصتی میں تھا۔ اب قدرے کثرت کار سے مطمئن ہو رہا ہوں۔ اس لئے آپ کے دعوت نامے کا مجھے کافی خیال ہے۔ مظفر میاں صاحب کو

بھی آپ کا خط مل گیا ہے۔ اس لئے تاریخ سفر سے ان کو اور آپ کو دونوں
کو مطلع کروں گا اور مراد آباد کی واپسی پر آپ کے یہاں ضرور آؤں گا۔ آپ
مطمئن رہیں۔ اب ماہِ رجب شریف کچھ دور نہیں ہے۔ تمام محبین و مخلصین
و پرسانِ حال کو دعا، سلام عرض کیجئے گا۔ فقط

دعا گو۔ فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

خطوط کے جواب کی پابندی کوئی بھی عقیدت مند یا مرید آپ
کو خط لکھتا۔ تو آپ خط کا جواب ضرور دیتے تھے۔ خطوط کے جوابات
اور دوسرے انتظامی امور کیلئے آپ نے باضابطہ طور پر دفتر قائم کر
رکھا تھا۔ خطوط کے جوابات حتیٰ الامکان آپ خود تحریر فرمایا کرتے تھے
خود لکھنے سے معذور ہوتے تو دوسروں سے لکھواتے۔ لیکن جواب ضرور
دیتے تھے۔ ______ ۱۹۹۵ء میں جب پتھری کے مرض کی شدت
کی وجہ سے خطوط کے جوابات خود نہیں تحریر فرما سکتے تھے۔ اس وقت
کا صوفی عبد الغفور صاحب کے نام لکھا گیا ایک خط ملاحظہ فرمائیے۔

۷۸۶/۹۲

اعزارشد سلمکم المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

پتھری کا علاج یونانی لکھنؤ میں ہوتا رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ ۳
ستمبر کو پتھری خارج ہوئی۔ نئی زندگی ملی۔ دورانِ علاج میں تقریباً
۱۸ یوم کافی تکلیف رہی جس کا بیان مشکل ہے۔ اب کمزوری بے حد ہے

۱۴ر ستمبر کو مکان آگیا۔ دوائیں چل رہی ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے جواب لکھوانا پڑ رہا ہے۔ گھٹنہ کے درد کا علاج بھی ہو رہا ہے۔ فی الحال چلنا دشوار ہے۔ سارے پروگرام ملتوی ہیں۔ خط میں جو کچھ لکھا ہے اس کے متعلق دعاء کر دی ہے۔ عزیزان سلسلہ اور گھر والوں کو سلام و دعاء کہیئے

والسلام

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

۲۰ر ستمبر ۱۹۹۵ء

بقلم اعجاز احمد افسر مدرس مکتب اشرفیہ کچھوچھہ

تعلیم طریقۂ مسبعات عشر صوفی عبد الغفور صاحب کو ایک خط میں مسبعات عشر پڑھنے کا طریقہ تحریر فرماتے ہیں۔

۹۲/۸۶

از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف
مورخہ ۱۳ر رمضان المبارک (۱۳۹۵ھ)

عزیزی عبد الغفور صاحب اشرفی سلمکم اللہ تعالیٰ

دعائے درویشانہ کے بعد معلوم ہو کہ محبت نامہ سے خیریت معلوم ہو کر دل مسرور ہوا

مسبعات عشر:۔ اسی طرح پڑھو جس طرح کتاب و شجرہ میں مندرج ہے۔ یعنی پہلے الحمد ۷ بار۔ پھر سورۂ والناس ۷ بار پھر سورۂ فلق ۷ بار پھر سورۂ اخلاص ۷ بار پھر سورۂ کافرون ۷ بار پھر آیۃ الکرسی ۷ بار پھر سبحان اللہ نا عظیم ۷ بار مع بسم اللہ پھر دعاء بغیر بسم اللہ

۷ بار پھر درود شریف مع بسم اللہ جو وظائف اشرفی میں درج ہے۔ ۷ بار پھر دعائے والدین و مومنین و مومنات مع بسم اللہ ۷ بار پھر دعا مع بسم اللہ ۷ بار۔ بعد اس کے ۲۱ بار یا جبار پڑھ کر دعا پڑھ لو۔ دعائے عصر عصر کے وقت اور دعائے فجر فجر کے وقت اور اگر کتاب سے دعا کو نہ سمجھ سکو تو شجرہ شریف میں دیکھ لو۔ اگر اس میں بھی سمجھ میں نہ آئے تو تحریر کرو۔ یہ دعا اسی طرح مشائخ چشت نے پڑھی ہے۔ الٹے کا خیال نہ کرو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے ——— قرآن شریف کا ہدیہ مدرسہ مصباح العلوم اشرفیہ قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ بنام منیجر صاحب تحریر کرکے معلوم کرلو۔ فقط دعاگو

فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

حضرت محدث اعظم کی وفات کا سانحہ

حضرت محدث اعظم ہند کے سانحہ ارتحال سے آپ کو جو دلی صدمہ پہنچا تھا اور قرب و جوار کے لوگوں میں جو اضطراب پیدا ہوا تھا اس کا ذکر آپ کے ایک مکتوب میں اس طرح ملتا ہے۔

از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف

مورخہ ۲۶ جنوری ۶۲ء

محبی و مخلصی (صوفی عبد الغفور اشرفی) زید حبکم

دعائے درویشانہ کے بعد معلوم ہو کہ تمہارے ۲۷ ستمبر کا تحریر کردہ کارڈ وصول ہو کر جملہ حالات سے مطلع ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت محدث صاحب قبلہ کا ۲۵ دسمبر ۶۱ء کو دوشنبہ کے دن لکھنؤ میں انتقال ہو گیا۔ اور ۲۶ دسمبر کو سہ شنبہ کے دن اپنے مکان کے مغربی بڑے احاطے کے اندر مدفون ہوئے۔ اس روز کالج و مدرسہ و بازار سب بند ہو گیا۔ ہندو اور مسلمان سب ہی شریک رہے۔ بڑی مشکل سے جنازہ پختہ مسجد کے پاس لے جایا گیا۔ مسجد کے پھاٹک کے سامنے نماز جنازہ ہیں نے پڑھائی۔ بہت صفیں ہوئیں بلکہ جگہ اس پر بھی کم ٹھہری۔ سیوم وغیرہ ہو گیا ہے۔ چہلم کیلئے جس میں تمام علماء و مشائخ و مریدین و معتقدین وغیرہ کا اجتماع ہوگا۔ یکم و ۲ اپریل مقرر ہے۔ دعاء کیجیئے کہ ولی تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو اور جمیع مریدین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ دور دراز سے لوگ برابر آ رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح جوق در جوق جاری رہے گا ــــــ اس حادثۂ عظیمہ سے ہم لوگوں کے دل کو جو شدید صدمہ ہوا ہے وہ تحریر سے باہر ہے۔ ہماری تو کمر ہی ٹوٹ گئی۔ اور دنیائے اسلام خصوصاً سنیت کا آفتاب غروب ہو گیا ــــ جملہ پرسان حال کو دعاء و سلام عرض کرنا۔ فقط

دعاء گو۔ فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

، حضرت محدث اعظم ہند بھی آپ کا خیال رکھا کرتے تھے اور ہر موڑ پر آپ کا ساتھ دیا کرتے تھے۔ آپ کی نگاہ میں مخدوم المشائخ کی حیثیت صرف ایک رشتہ دار کی نہیں تھی بلکہ مخدوم المشائخ حضرت مخدوم اشرف کے جانشین کی حیثیت سے جس عظیم منصب پر فائز تھے اس کا محدث اعظم بھی بے حد احترام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت محدث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب جو آپ نے جناب عبدالرحیم اشرفی مرید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو جواباً تحریر فرمایا تھا۔ اسے ملاحظہ فرمایئے۔

" دعاؤں کے بعد ـــــــ مجھ کو تو اس کا بھی علم نہیں کہ موضع کھجوری کہاں ہے؟ اس کا ریلوے اسٹیشن کیا ہے؟ البتہ یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا کہ حضرت سجادہ نشین صاحب (مخدوم المشائخ) آپ کے یہاں جا چکے ہیں۔ اور آپ لوگوں سے واقف ہیں۔ ان کو آپ نے خط بھیج دیا ہے۔ ان کو لکھو کہ جو تاریخ مقرر فرمائیں آپ کے ذریعہ سے یا براہ راست محمد کو بھی بتادیں اس کی پابندی کی کوشش کروں گا۔ مظفر میاں کو بھی براہ راست یا بذریعہ سجادہ نشین صاحب مدعو کیجئے ـــــــ سب کو سلام و دعا کہئے۔

فقیر ابو المحامد سید محمد غفرلہ

کچھوچھہ شریف فیض آباد

تعمیر خانقاہ شریف

خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کی تعمیر نو کا کام حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے دور میں شروع ہوا اور آپ کی وفات کے بعد حضور مخدوم المشائخ نے خانقاہ کا تعمیری کام بڑی دلچسپی اور عرق ریزی کے ساتھ جاری رکھا۔ ہر طرح کی مصروفیت کے باوجود تن تنہا آپ نے خانقاہ شریف کی تعمیر و توسیع کا کام کیا —— خانقاہ کی تعمیری مصروفیت کا ذکر اس مکتوب میں ملاحظہ فرمائیے۔

۸۶/۹۲
از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف
مورخہ ۸ / اپریل ۵۷ئ

محبی و مخلصی زید حبکم دعائے درویشانہ کے بعد مدعا نگار ہوں کہ آپ کا ۲۹ / شعبان کا تحریر کردہ محبت نامہ موصول ہوا۔ صحت وری مزاج سے مطلع ہو کر دل مسرور ہوا۔ میں خانقاہ شریف کی تعمیر کی وجہ سے بالکل عدیم الفرصت ہو رہا ہوں۔ باورچی خانہ و کمرۂ خاص نیز دیگر کمرے زیر تعمیر ہیں۔ کنواں بھی کھد کر تیار ہو گیا ہے۔ فقیر نے محض تعمیر خانقاہ کی وجہ سے اپنا سارا سفر ہر چہار طرف کا ملتوی کر دیا تاکہ آپ حضرات کے عرس شریف میں شرکت کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو۔ حضرت محدث صاحب قبلہ مکان ہی پر رونق افروز ہیں اگر شرکت جلسہ کیلئے ان کا کوئی جواب آپ کے پاس پہنچا نہ ہو تو آپ دوبارہ ان کو تحریر فرما کر جواب سے مطمئن ہوں۔ اگر مجھے

شوال میں موقع دو یوم کا مل گیا تو میں بھی شرکت کرلوں گا ورنہ امید ہے کہ آپ حضرات میری معذوری کو دیکھتے ہوئے سردست حاضری سے معاف فرمائیں گے۔ ہاں اگر جلسہ کے قبل نورچشم مولوی اظہار اشرف مراد آباد بغرض درس وتدریس نہ گئے اور مکان پر موجود رہے تو انشاءاللہ ان کو ضرور شرکت جلسہ کیلئے روانہ کردوں گا۔ لیکن آپ حضرات پہلے محدث صاحب کی منظوری معلوم فرمالیں میری طرف سے آپ کے گھر میں ہر ایک کو اور محبین و مخلصین کو دعا وسلام عرض کریں۔ فقط

دعاگو۔ فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

صوفی عبدالغفور صاحب کو ایک دوسرے مکتوب میں اپنی تعمیری مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

۹۲/۸۶

از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف

مورخہ ۲۰ مئی ۵۷ء

محبی و مخلصی زید حبکم   دعائے درویشانہ کے بعد مدعا نگار ہوں کہ آپ کا محبت نامہ ملا۔ خیریت مزاج معلوم ہوکر دل بہت خوش ہوا۔ میں اس وقت بالکل عدیم الفرصت ہوں اور تعمیر خانقاہ میں مصروف ہوں۔ بنارس سے مستری بھی آگئے ہیں جو تعمیر کے کام سے بخوبی واقف ہیں۔ اور دوسر لوگوں سے بھی کام لینا جانتے ہیں۔ الحمد للہ بہت دلچسپی سے کام لے رہے ہیں

ان کی موجودگی میں میرا قیام بھی ضروری ہے تاکہ کسی سامان کی کوئی کمی محسوس ہو تو فوراً پوری کی جا سکے ورنہ موجود رہنے میں تھوڑی سی دقت اور پریشانی ہے اور کام میں رکاوٹ ہونے کا خطرہ ہے۔ بدیں وجہ آپ حضرات کو کسی وقت ضرور موقع دوں گا اور آنیکی کوشش کروں گا۔ اس وقت جملہ حضرات کو جن کی خواہش ہوگی داخل سلسلہ کروں گا۔ ان لوگوں کو میری طرف سے مطمئن کر دیجئے ـــــ مظفر میاں اور محدث صاحب قبلہ مکان پر موجود نہیں ہیں۔ اطلاعاً تحریر ہے ـــــ اللہ تعالیٰ محمد شرف الدین سلمہ کو امتحان میں کامیاب فرمائے۔ تمام پرسان حال کو فقیر کی طرف سے دعا وسلام عرض کرنا۔ فقط

دعاگو۔ فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

عرس مخدومی کی تیاری کا اہتمام

جیسے ہی عرس مخدومی کا وقت قریب آتا آپ اپنے تمام پروگرام ملتوی کر کے عرس کی تیاری میں لگ جاتے۔ زائرین کی سہولت کیلئے ہر طرح کا اہتمام فرماتے اور عرس کی تقریبات کے اختتام پر ہی تبلیغی سفر پر نکلتے۔ آپ کی سجادہ نشینی کے ابتدائی دور میں جب کہ اسباب وسہولیات محدود تھیں اس وقت ظاہر ہے کہ عرس کے انتظام وانصرام میں آپ کو کس قدر دقت پیش آتی رہی ہوگی۔ لیکن آپ کے حسن انتظام وانصرام کے نمونے فقیر راقم الحروف نے آپکی زندگی کے آخری ایام میں دیکھے ہیں۔ جو آج بھی ذہن میں تازہ ہیں۔

صوفی صاحب کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سفر کی واپسی پر سعادت نامہ ملا۔ اس وقت عرس شریف کے انتظام کی وجہ سے بڑی عدیم الفرصتی ہے اور اب طبیعت بھی قابل سفر نہیں ہے۔ سب کے حق میں دعا گو ہوں۔ گرمی میں سفر کرنا مشکل ہے۔ چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ طبیعت قابل سفر ہو جائے تو پروگرام ہو سکتا ہے۔ عزیزان سلسلہ سے سلام مسنون کہئے۔ والسلام۔ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

از۔ کچھوچھہ شریف

جناب حنیف اشرفی شہزادپور اکبرپور کو خانقاہ کے انتظامی امور سے متعلق ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ [۸۶]

اعزارشد سلمکم المولیٰ تعالیٰ سلام مسنون

مولوی سید صغیر احمد صاحب خانقاہ کی بل لے کر جا رہے ہیں۔ فوراً تکمیل کرا دیں۔ اور میرے گھر اور مسجد کے بل کا بھی حساب و رسید روانہ کر دیں۔ جو بل لفافہ سے روانہ کی تھی وہ بھی مل گئی ہوگی۔ میرے حساب میں جو روپیہ زائد ہوں مطلع کر دیں بھیج دوں گا ــــــ لاؤڈ اسپیکر والے پر تاکید کر دیں کہ بیٹری وغیرہ صحیح رہے کیونکہ امسال آل انڈیا تعلیمی کنونشن کا ۲۷ محرم کو شاندار اجلاس ہے۔ وہ ۲۶ محرم ۷ جنوری کو ۱۲ بجے دن تک خانقاہ پہنچیں ــــــ سب کو سلام و دعا۔

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء

زیارت حرمین شریفین ۱۹۵۲ء اس وقت جو مکتوبات میرے سامنے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ چار مرتبہ آپ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے ۱۹۵۲ء۔ ۱۹۷۲ء۔ ۱۹۸۶ء اور ۱۹۹۲ء میں۔ ۱۶؍ جولائی ۱۹۵۲ء کو لکھے گئے ایک مکتوب میں صوفی عبد الغفور صاحب کے بڑے بھائی عبد الرحیم صاحب کو تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح روانگی حرمین شریفین سے قبل آپ لوگوں کی دعوت پر پہنچوں۔ لیکن میری عدیم الفرصتی اور میری کثیر ذمہ داریاں پاؤں کی بیڑیاں بن گئیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ واپسی حرمین شریف پر آپ لوگوں کو موقع دیا جائے گا۔ آج ۱۶؍ جولائی کو بعد نماز جمعہ مکان سے روانہ ہو کر شب میں بنارس میں قیام رہے گا اور ۱۷؍ جولائی ۵۲ء بنارس سے کاشی ایکسپریس سے ۳½ بجے دن بمبئی روانہ ہو جاؤں گا۔ سب کو سلام و دعاء کہیئے۔ فقط والسلام

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین بقلم خود
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

۱۶؍ جولائی ۵۲ء

۱۹۷۲ء جناب حنیف اشرفی شہزادپوری کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

اعزارشد   سلمکم المولیٰ تعالیٰ   سلام مسنون

خدا کا شکر ہے کہ حرمین شریفین کی زیارت سے مستفیض ہو کر ۱۳ فروری کو ہم لوگ بخیریت بمبئی پہونچے اور اب انشاء المولیٰ تعالیٰ بنارس کاشی اکسپریس سے ۲۱ فروری کو اتریں گے اور کوشش کریں گے کہ شب میں ۱۰ بجے اکبر پور پہنچیں اور اگر اہل بنارس کے غیر معمولی اصرار پر نہ پہنچ سکے تو پھر ۲۲ فروری کو صبح پسنجر سے یقینی پہنچنا ہوگا .... سب کو سلام ودعاء ۔ فقط والسلام ۔

۱۵ فروری ۱۹۷۲ء   سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
بحالت سفر بمبئی

سنہ ۱۹۸۶ء جناب حنیف صاحب کو ایک دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں:

"پروگرام میں تبدیلی کی وجہ سے دوبارہ مطلع کرتا ہوں کہ انشاء المولیٰ تعالیٰ ۲۳ جولائی کو حرمین شریفین کی زیارت کیلئے روانہ ہو جاؤں گا اور پھر ۲ ستمبر کو بمبئی واپس آکر ۶ ستمبر کو لکھنؤ اکسپریس سے روانہ ہو کر ۷ ستمبر کو لکھنؤ اور ۸ ستمبر کو ذریعہ کار گھر پہنچوں گا ـــــ مقامات مقدسہ پر سب کے حق میں دعائیں کی جائیں گی ۔ عزیزان سلسلہ سے سلام مسنون کہیئے ۔ فقط والسلام

۱۹ جولائی ۱۹۸۶ء   سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
بحالت سفر بمبئی

۱۹۹۲ء اپنے چہیتے مرید جناب محمد لطیف اشرفی ابن محمد حنیف اشرفی شہزاد پوری کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"انشاء المولیٰ تعالیٰ ۱۲ ربیع الاول شریف کے دوسرے دن لکھنؤ روانگی ہے پھر وہاں سے بمبئی پہونچ کر عمرہ کیلئے ویزا حاصل کرنا ہے۔ ٹکٹ کا انتظام ہو گیا ہے۔ یہ میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دربار کی حاضری کا شرف عطا فرما رہے ہیں۔ فقط والسلام

۱۳ اگست ۱۹۹۲ء سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

فرقِ مراتب کا لحاظ جناب عبدالرحیم اشرفی برادر اکبر صوفی عبدالغفور اشرفی کو لکھے گئے ایک مکتوب کو میں نے دیکھا تو اس میں عبدالرحیم صاحب کو آپ نے برادر طریقت سے مخاطب فرمایا ہے جب کہ آپ کے اور دوسرے مکتوب میں مخاطب کو "اعزارشدہ" لکھا ہے تو میں نے صوفی عبدالغفور صاحب سے پوچھا کہ عبدالرحیم کون تھے اور کن سے مرید تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ میرے بڑے بھائی تھے اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے مرید تھے۔ تب سمجھ میں آیا کہ آپ نے عبدالرحیم صاحب کو اپنے مکتوب کی عام روش سے ہٹ کر "برادر طریقت" کیوں لکھا ہے؟ عبدالرحیم اشرفی صاحب کوئی بہت بڑے عالم فاضل نہ تھے لیکن ان کو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں

سے بیعت وارادت حاصل تھی اس نسبت سے بہر حال وہ حضور مخدوم المشائخ کے پیر بھائی ہوتے تھے اسی لحاظ سے آپ نے ان کو "برادر طریقت" تحریر فرمایا۔ اس سے جہاں مخدوم المشائخ کے انکسار نفس و تواضع کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے مرتبے اور مقام کا کس قدر لحاظ فرماتے تھے ــــ جب کہ آج عام طور پر پیر زادگان میں یہ لحاظ مفقود ہے ـــــــ عبدالرحیم صاحب اشرفی کو لکھا گیا مکتوب ملاحظہ فرمائیے۔

۷۸۶

برادر طریقت زید حبکم سلام مسنون

" دعوت نامہ جذبات سے بھرا ہوا ملا۔ آپ لوگوں کی خیریت معلوم ہوکر بڑی خوشی ہوئی۔ آج کل مسجد پاک کی تعمیر کی وجہ سے بالکل فرصت نہیں ہے۔ امید ہے کہ تین مہینے میں مسجد پاک کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے یہاں ضرور آؤں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ برادر معظم محدث صاحب سفر میں ہیں۔ آپ کا دعوت نامہ منظور کر چکا ہوں۔ جس وقت مجھے موقع ملا فوراً آپ کو مطلع کر دوں گا۔ اپنی اور گھر والوں کی خیر سے مطلع کیجئے۔ اور سب کو سلام و دعا کہہ دیجئے۔ والسلام

۱۸ فروری ۵۲ء سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین بقلم خود

خانوادہ رضویہ سے روابط

خانوادۂ رضویہ سے آپ کے گہرے

روابط تھے۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی تھی۔ حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ رضویہ تو آپ کو اپنے مشکل اور پیچیدہ گھریلو مسائل کے حل کیلئے اپنے یہاں مدعو فرمایا کرتے تھے۔ حضور مفتی اعظم کی نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جب آپ کچھوچھہ شریف واپس تشریف لائے تھے تو مولانا ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کے پاس جو عقیدت و محبت بھرا خط لکھا تھا۔ اس سے مخدوم المشائخ سے ان کے قلبی لگاؤ اور عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے ——— حضور مخدوم المشائخ بھی حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب سے بہت محبت فرماتے تھے۔ ان کے عرس چہلم میں شرکت کا ذکر آپ کے اس مکتوب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۷۸۶

اعزارشد (جناب محمد حنیف اشرفی شہزادپوری) سلمکم المولیٰ تعالیٰ

سلام مسنون

انشاء المولیٰ تعالیٰ ۱۵ر جولائی کی شام تک سمناں پریس میں پہنچوں گا اور شب میں قیام رہے گا۔ پھر ۱۶ر جولائی کو صبح سیالدہ اکسپریس سے بریلی روانہ ہو جاؤں گا۔ کیونکہ بریلی میں مولانا ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کا عرس چہلم شریف ہے۔ جس میں میری شرکت اشد ضروری ہے۔

اطلاعاً تحریر ہے۔ سب کو سلام و دعاء فقط والسلام

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

۴ ؍ جولائی ۱۹۸۵ء

کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

تبلیغی دورے اور دینی جلسوں میں شرکت سال کا اکثر حصہ آپ کا تبلیغی دوروں اور ملک و بیرون ملک کے مختلف دینی جلسوں کی شرکت میں گذرتا تھا ـــــ رمضان شریف کا پورا مہینہ صرف مکان پر گذرتا تھا۔ جس میں بھی مریدین معتقدین کا خاص خیال رہتا تھا۔ خطوط کے جوابات دیتے۔ سال بھر کے پروگرام کی ترتیب دیتے اور رمضان المبارک کے مبارک لمحوں میں اپنے مریدین کے حق میں خصوصی دعاء فرماتے ـــ عید کے موقع پر اہل وعیال اور رشتہ داروں کو عید کی مبارک باد دیتے اور سب کو اپنے مخصوص انداز میں ایک ایک لفافہ میں "عیدی" کے طور پر کچھ رقم بھی عنایت فرماتے تھے۔ ایک عید میں اس سیہ کار کو بھی آپ سے مصافحہ و معانقہ کی سعادت اور آپ کے "عیدی" کا تحفہ حاصل ہو چکا ہے ـــــ فللہ الحمد ـــــ عید کے بعد تبلیغی پروگرام کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ اور کئی کئی مہینوں کے بعد وطن واپسی ہوتی تھی ـــــ آپ کے چند خطوط کی روشنی میں آپ کے تبلیغی دوروں کی جھلک دیکھئے۔

بنگلہ دیش و شری لنکا کا دورہ صوفی عبد الغفور کو لکھتے ہیں

اعزارشد　　　سلمکم المولیٰ تعالیٰ　　　سلام مسنون

تمہارا خط دستی کلکتہ پہنچا۔ انھوں نے لفافہ میں بند کر کے بنگلہ دیش بھیج دیا۔ تو وہ خط ملا۔ اس کا جواب بھی روانہ کر دیا تھا۔ بنگلہ دیش سے واپسی آخری مئی میں ہوئی تو ڈاک و دعوت نامہ کی کثرت ہے۔ اسی میں تمہارا سعادت نامہ بھی ملا۔ اب بعد عید الاضحیٰ شری لنکا کا پروگرام ہے۔ یوپی کے حالات قابل سفر نہ رہے۔ اس وجہ سے سب پروگرام ملتوی کر کے شری لنکا کا پروگرام منظور کر لیا ہے۔ اب عرس شریف کے بعد پروگرام ہو سکے گا یا پھر برسات کے بعد مناسب رہے گا۔ عزیزان سلسلہ سے سلام مسنون کہئے۔ فقط والسلام

۳؍ جون ۱۹۹۱ء　　　سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

۷۸۶

سفر بہار شریف

از دفتر اشرفی کچھوچھہ شریف
مورخہ ۲۰؍ فروری ۵۹ء

محبی و مخلصی عزیزی عبد الغفور صاحب اشرفی سلمکم اللہ تعالیٰ

" دعائے درویشانہ و سلام مشتاقانہ کے بعد مدعا نگار ہوں کہ آپ کا ۱۸؍ رجب المرجب کا تحریر کردہ محبت نامہ میری عدم موجودگی میں آیا

جبکہ میں بہار شریف کے صوبے میں بسلسلۂ تبلیغ سفر میں تھا۔ ابھی شب برات کے دو یوم قبل مکان پر آیا ہوں اور تمام خطوط کے جوابات روزمرہ دفتر سے روانہ کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جواب جانے میں تاخیر ہوئی ہے میرا دل خود بھی آپ تمام حضرات سے ملنے اور دیکھنے کا خواہشمند ہے۔ اب انشاء اللہ ماہ شوال میں اپنے پروگرام سے آپ کو مطلع کروں گا۔ آپ کی دعوت تہِ دل سے منظور اور باعث خوشنودی ہے ـــــ ایک ماہ رمضان شریف میں میرا قیام مکان ہی پر رہے گا۔ اگر مظفر میاں صاحب کو صحت رہی اور وہ مکان پر رہے تو ان کو بھی ساتھ لے لیا جائے گا۔ اور باقی بحمد اللہ سب خیریت ہے۔ اپنے گھر میں سب کو اور تمام محبین و مخلصین و جملہ پرسان حال کو دعاء اور سلام فرمائیے۔ فقط

دعا گو۔ فقیر سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین

سفر بمبئی، مالیگاں، بنارس

۸۶ء

اعز ارشد (جناب محمد حنیف اشرفی) سلمکم المولیٰ تعالیٰ!

سلام مسنون

اپنے پروگرام سے مطلع کرتا ہوں کہ انشاء المولیٰ تعالیٰ ۲۳ر فروری تک بمبئی میں قیام رہے گا۔ اس کے بعد مالیگاؤں قیام کرتا ہوا ۲ر مارچ کو بنارس پہنچوں گا اور ۳ر مارچ کو دہرہ اکسپریس سے اکبر پور اور

شام تک گھر پہنچ جاؤں گا۔ امید ہے کہ سمینٹ گھر پہنچ گئی ہوگی۔ لطیف اشرفی سلمہٗ سے بعد دعا کے کہہ دیجیے کہ ۱۴ مارچ کی صبح کیلئے کرائے پر کار طے کریں مجھے کچھوچھہ سے لکھنؤ جانا ہے اور تاریخ مذکورہ پر والدۂ سید انوار اشرف کو لے کر بمبئی جانا ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے ۱۷ مارچ کو وقت دے دیا ہے۔ عزیزانِ سلسلہ سے سلام مسنون کہئے۔ فقط والسلام

معرفت حاجی یوسف حاجی عبد اللہ اشرفی
ہارون ٹریڈنگ کمپنی کراس روڈ۔
سینوڑی شہر بمبئی ۱۵

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
۴ فروری ۱۹۸۰ء

مدرسہ حمیدیہ رضویہ کے اجلاس میں شرکت

۸۶

اعزّ ارشد (حنیف اشرفی) سلمکم المولیٰ تعالیٰ   سلام مسنون

۲۴ جولائی کا دن گزر کر شب میں ذریعہ دہرہ ایکسپریس مراد آباد سے روانہ ہو کر ۲۵ جولائی کو اکبر پور ہو کر بنارس کیلئے گزروں گا۔ کیونکہ شب میں مدرسہ حمیدیہ رضویہ مدنپورہ کا اجلاس ہے لہٰذا آپ اور قاضی صاحب ضرور تاریخ مذکورہ پر ملاقات کریں۔ کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔

تمام عزیزان سلسلہ سے سلام مسنون کہئے۔ فقط والسلام

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
۲۸ جون ۱۹۷۸ء